Chapter 95

سورۃ التّین

آیات 8

The mountain of Teen where from prophet Noah announced the message of Allah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾

1-(اے رسولؐ! نازل کردہ نظامِ زندگی کے قیام واستحکام کے خلاف انسانوں کی کشمکش کوئی نئی بات نہیں۔ اس آواز کے خلاف یہی کچھ ہوتا آیا ہے اور یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ چنانچہ) تین (یعنی کوہِ تین جہاں نوحؑ کی زبان سے یہی آواز بلند ہوئی) وہ بھی اس حقیقت پر گواہ ہے اور زیتون (یعنی کوہِ زیتون جہاں سے مسیحؑ نے اسی آواز کو بلند کیا تو وہ بھی اسی) حقیقت پر گواہ ہے (کہ انہیں بھی جابروں اور سرکشوں کا پوری قوت اور عزم وحوصلے سے مقابلہ کرنا پڑا)۔

(نوٹ: اس آیت 95/1 کا جو عمومی ترجمہ تین اور زیتون کے حوالے سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ "قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی"۔ مگر یہ ترجمہ سیاق وسباق کے مطابق دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ اس سورۃ سے پچھلی سورتیں یعنی 93 اور 94 کے ترجمے سے یہ ترجمہ تسلسل سے ہٹا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس آیت کی اگلی ہی آیات 2 اور 3 کے تسلسل سے بھی یہ ترجمہ باہر محسوس ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے اگلی سورتوں 96 اور 97 میں بھی کسی پھل کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ جغرافیائی اور تاریخی طور پر یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ تین اور زیتون ان مقامات کے نام بھی تھے جہاں سے نازل کردہ دین یعنی نظامِ زندگی کے لئے اوپر ذکر کیے گئے رسولوں نے اپنی آواز بلند کی۔ اور تسلسل کے لحاظ سے جن سورتوں اور آیات کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ حتمی طور پر محمدؐ کی دینِ اسلام کے لئے اس جدوجہد کے حالات کو واضح کر رہی ہیں جن میں اُنہیں حوصلہ شکن حالات وکیفیات کا سامنا تھا۔ بہرحال، تین پہاڑ کا سلسلہ شام تک ہے اور زیتون پہاڑ کا سلسلہ بیت المقدس میں واقع ہے)۔

وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

2-(اور) طورِ سینا (یعنی جب یہی آواز موسیٰؑ طور کی وادیوں سے لے کر اٹھا تو اسے بھی جابروں اور سرکشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا پڑا جو کہ اسی) حقیقت پر گواہ ہے۔

وَہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾

3-(اور اب یہی دعوت اے رسولؐ! تم) اس بلدِ امین (یعنی امن وسلامتی کا مرکز بننے والے شہر مکہ 2/126 سے لے کر اٹھے ہو تو یہ بھی اسی) حقیقت پر گواہ ہے (کہ تمہیں بھی سرکش انسانوں کی دشمنی کا ڈٹ کر اور عزم واستقلال سے مقابلہ

کرنا پڑے گا)۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾

4-حالانکہ تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ ہم نے انسان کو (داخلی وخارجی پیکر کے) توازن واعتدال کی محکم ساخت میں تخلیق کر رکھا ہے،

ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾

5-(لیکن اُسی انسان کے بعض گروہوں نے رسولوں کی دعوت کو مسترد کر کے اپنے آپ کو حیوانی سطح پر ہی رہنے دیا تو) پھر ہم نے اسے پست سے پست تر حالت میں لوٹا دیا (کیونکہ ہم کسی کو اسی طرف پھیرے رکھتے ہیں جدھر کو وہ پھر گیا ہو، 4/115)۔

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾

6-لیکن (ان کے برعکس) صرف وہ لوگ جو نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی حالت میں داخل ہو گئے اور سنور نے سنوارنے والے کام کرتے رہے تو ان کے لیے ایسا (حسین وجمیل) اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾

7-چنانچہ (ان ابدی حقیقتوں اور اٹل شہادتوں) کے بعد اس نازل کردہ نظامِ حیات کو جھٹلانے کے لئے (جھٹلانے والوں کے پاس) کیا جواز ہے؟

اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪﴿۸﴾

ع 1 8 20

8-(بہرحال ایسے انسانوں کو جو نازل کردہ نظام کی سچائیوں کو جھٹلاتے ہیں تو انہیں غور کرنا چاہیے کہ) کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (اور یہ نظامِ زندگی بھی اسی کا نازل کردہ ہے اسی لئے یہ بے خطا اور نقص سے پاک ہے، 2/2)۔